سوال

(265)فوت شدہ کا ترکہ میں حصہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شاہدرہ سے محمد علی سوال کرتے ہیں۔کہ میرا ایک بھائی جس کا لڑکا اور دولڑکیاں تھیں۔ میرے والد کی زندگی میں فوت ہوگیا اس کے دوسال بعد ہمارے والد محترم بھی انتقال کرگئے۔ اب ہم دو بھائی اور چار بہنیں زندہ ہیں۔ ہم اپنے باپ کے ترکہ کو کیسے تقسیم کریں کیا مرحوم بھائی کے بچے ہمارے باپ کی جائیداد میں شریک ہیں یا نہیں اگر ہیں تو کس قدر؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے ک اسلامی قانون وراثت کے مطابق دور کے رشتہ دار قریبی رشتے دار کی موجودگی میں محروم ہوتے ہیں۔اس قاعدہ کی رو سے بیٹیوں کی موجودگی میں پوتا محروم ہوتا ہے۔ہاں اگر مرنے والااپنے پوتے کے حق میں وصیت کرگیا ہوتو3/1کی حدتک وصیت کو پورا کیا جاسکتا ہے۔یا تمام بیٹے باہمی رضا مندی سے اسے کچھ دے سکتے ہیں۔البتہ قانونی طور پر بیٹوں کی موجودگی میں پوتا حقدار نہیں ہوتا۔لیکن مرحوم بھائی کی بیوی انہی کے رحم وکرم پر بیٹھی ہو تو بھائیوں کو چاہیے کہ وہ اپنے یتیم بھتیجوں کو کچھ نہ کچھ ضرور دیں۔جہاں تک جائیداد کی تقسیم کا تعلق ہے۔تو اس کا ضابطہ یہ ہے کہ لڑکے کو لڑکی مقابلہ میں دوگناہ حصہ دیا جائے۔صورت مسؤلہ میں کل منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کے آٹھ حصے کرلیے جائیں دو دو حصے فی لڑکا اور ایک ایک حصہ فی لڑکی کے حساب سے جائیداد کو تقسیم کردیا جائے۔اگر مرحوم بھائی کی اولاد کو باہمی رضا مندی سے کچھ دینا چاہیں تو تقسیم جائیداد سے پہلے ان کا حصہ الگ کردیں۔اس کے بعد جائیداد تقسیم کریں۔تقسیم کی صورت حسب زیل ہے: میت:8=بیٹا۔2بیٹا۔2بیٹی1۔بیٹی1۔بیٹی1۔بیٹی1

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1صفحہ:294